REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۰ ظہور ۱۳۳۹ ہش ۔ ۱۰ اگست ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۸۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

ایبٹ آباد ۸ اگست بوقت ۸½ بجے شب بذریعہ فون

رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ اور آج دن بھر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے آمین اللّٰھم آمین

آزاد افریقی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان

کانفرنس ۲۵ سے ۳۰ اگست تک کانگو کے دار الحکومت لیوپولڈ ویلا میں منعقد ہوگی

منروویا (لائبیریا) ۹ اگست کانگو کے وزیر اعظم پیٹرک لومبا نے اتوار کی سہ پہر یہاں اعلان کیا کہ آزاد افریقی ممالک کی ایک چوٹی کانفرنس ۲۵ اگست سے ۳۰ اگست لیوپولڈ ویلا میں منعقد کی جائے گی۔ مسٹر لومبا لائبیریا کے صدر ہاورڈ ٹب مین کی طرف سے دی گئی ایک دعوت استقبالیہ میں تقریر کر رہے تھے۔ کانگو کے وزیر اعظم نے کہا اس کانفرنس میں مراکش ۔ تونس ۔ لائبیریا ۔ گھانا اور بعض دوسرے ممالک کے سربراہ شرکت کریں گے۔ وزیر اعظم کانگو کے رفقا نے جو اس سفر میں ان کے ہمراہ ہیں بتایا ہے کہ لائبیریا اور تونس کے صدور اور شاہ مراکش نے اس کانفرنس کے لئے مسٹر لومبا کی طرف سے تجویز کردہ تاریخ اور مقام پر اتفاق کیا ہے

مسٹر لومبا نے ایجنسی فرانس پریس کو بتایا کہ کانفرنس میں کانگو کے سوال پر اور افریقی و ایشیائی ممالک کے باہمی مفاد کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو اچانک گر جانے سے شدید چوٹ آئی

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں

ربوہ ۹ اگست۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح جب آپ خادمہ کے ہمراہ غسل خانے سے اپنے کمرے میں تشریف لائیں تو اچانک گر پڑیں۔ دائیں طرف شدید چوٹ آئی ہے خیال ہے یا تو ہڈی ٹوٹ گئی ہے یا جوڑ اتر گیا ہے۔ درد شدید ہے سردست درد دور کرنے کے لئے ٹیکہ لگایا گیا ہے لیکن درد کی شکایت بدستور ہے۔ لائلپور یا لاہور سے کسی ماہر ڈاکٹر کو بلانے کا انتظام کیا جا رہا ہے تا کہ Portable X rays کے ذریعہ صحیح تشخیص ہو سکے۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت

ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی طبیعت گزشتہ دو تین روز سے کچھ خراب ہے

احباب جماعت صاحبزادہ صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مبلغ اسلام مکرم مولوی محمد منور صاحب کی مشرقی افریقہ سے تشریف آوری

ربوہ ۹ اگست۔ مبلغ اسلام مکرم مولوی محمد منور صاحب مشرقی افریقہ میں سات سال سے زائد عرصہ تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۸ اگست کو مع اہل و عیال ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ ۱۷ اپریل ۱۹۵۳ء کو بغرض اعلائے کلمۂ اسلام دوسری مرتبہ مشرقی افریقہ روانہ ہوئے تھے۔ آپ وہاں Mapenzi ya Mungu (ندائے اسلام) نامی اخبار کے ایڈیٹر بھی تھے۔ جو وہاں اسلامی تعلیم کو پھیلانے کے سلسلہ میں نمایاں خدمات بجا لا رہا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں آپ کا واپس آنا مبارک کرے۔ اور آپ کو پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق بخشے آمین

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۳ اگست ۱۹۶۰ء کو صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ اور مکرم جناب سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی نواسی اور حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی ہے۔

ادارہ الفضل اس تقریب سعید کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور خاندان حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے

خطبۂ جمعہ

تمہارے اعمال سے یہ ظاہر ہونا چاہیئے کہ تم نے واقعی اللہ تعالےٰ کے زندہ نشانات دیکھے ہیں

دنیا کے سب تعلقات عارضی اور بے حقیقت ہیں اصل تعلق وہی ہے جو انسان کا خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے

اپنی نسلوں کے لئے ایسا بیج مت بوؤ جس کی وجہ سے وہ خدائی انعامات سے محروم رہ جائیں

جماعت میں انتشار پیدا کرنے والے لوگوں سے ہمیشہ ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے۔

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۵۴ء بمقام ناصر آباد سندھ

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؛

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

یہ علاقہ جو سندھ کا ہے کسی زمانہ میں تو پنجابیوں کے لئے اس کا خیال کرنا بھی عجیب بات تھی۔ کیونکہ گذشتہ زمانہ میں جب

سفر میں کئی قسم کی مشکلات

اور دقتیں تھیں۔ پچاس، ساٹھ یا سو میل پر جانا بھی ایسا ہی تھا جیسے کوئی مرنے لگا ہے مگر اب یہ علاقہ باوجود اس کے کہ پانچ سو میل پر بلکہ اس سے بھی زیادہ فاصلہ پر ہے۔ نہ صرف یہاں پنجابی بس رہے ہیں بلکہ سال دو سال میں واپس جا کر وہ اپنے رشتہ داروں سے مل بھی لیتے ہیں یا ان کے رشتہ دار ان سے ملنے کے لئے یہاں آجاتے ہیں اور زیادہ تر طبقہ ایسا ہی ہے جن کے گزارہ کی پنجاب میں کوئی صورت نہیں تھی کچھ ایسے بھی تھے جو اپنی حالتوں کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے یہاں آ گئے وہاں ان کی حالتیں ایسی گری ہوئی نہیں تھیں۔ لیکن سو میں سے اسّی فیصدی اس لئے آئے ہیں کہ ان کے گزارہ کی پنجاب میں کوئی صورت نہیں تھی یا اس لئے کہ پارٹیشن کے موقعہ پر ان کو بے دست و پا بنا دیا گیا۔ اور جہاں جہاں ان کے سینگ سمائے چلے گئے کوئی اپنے وطن سے سو میل دور چلا گیا کوئی دو سو میل دور چلا گیا اور کوئی چار سو میل دور چلا گیا اور کوئی پانچ سو میل دور چلا گیا۔ بہرحال وہ پہلے صاحب حیثیت تھے یا اچھے زمیندار اور کھاتے پیتے تھے مگر اس وقت وہ بے دست و پا بنا دیئے گئے۔ بہرحال

دو قسم کے لوگ تھے

جنھوں نے سندھ میں پناہ لی ایک تو وہ جو نسلی طور پر غریب تھے اور ان کے گزارے کی پنجاب میں کوئی صورت نہیں تھی۔ دوسرے وہ جو پارٹیشن کے موقعہ پر غریب بنا دیئے گئے یعنی ان کے مکان لوٹ لئے گئے۔ ان کی جائدادیں چھین لی گئیں۔ ان کے جانور چھین لئے گئے۔ ان کی فصلیں چھین لی گئیں۔ ان کے روپے چھین لئے گئے۔ اور وہ ایسے ہی ہو گئے جیسے

نسلی غریب

ہوتے ہیں ان میں سے بعض کو اللہ تعالےٰ نے پنجاب میں پناہ دے دی اور بعض کو سندھ میں پناہ دے دی۔ اگر وہ پنجاب اور سندھ میں پناہ نہ لیتے۔ تو ان کی حالت ایسی ہی ہوتی جیسے حیدر آباد اور کراچی میں ہزاروں ہزار مہاجرین کی ہے کہ وہ کھلے میدانوں میں جھونپڑیوں میں پڑے ہیں، نہ دھوپ سے بچنے کا ان کے پاس کوئی سامان ہے اور نہ بارش سے بچنے کا ان کے پاس کوئی ذریعہ ہے۔ بارش آجائے تو کمر کمر تک ان کی جھونپڑیوں میں پانی جمع ہو جاتا ہے اور بھوک لگے تو کھانے کو کچھ نہیں ملتا

ہر انسان جو ایسے حالات میں سے گزرتا ہے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے اخلاق پہلے سے اچھے ہو جائیں اور وہ سمجھ لے کہ یہ دنیا فانی ہے۔ کتنا ہی انسان اچھا کھانے پینے والا ہو بعض دفعہ ایسے حادثات اس پر گزرتے ہیں جو اسے بالکل بے دست و پا بنا دیتے ہیں مگر باوجود اس کے کہ آدم سے لے کر اب تک ہزاروں دفعہ ایسے حالات پیدا ہوئے پھر بھی لوگ ان واقعات کو بھول جاتے ہیں۔ جب مصیبت آتی ہے اس وقت تو وہ یہ کہتے ہیں کہ اب ہم ایسی توبہ کریں گے کہ کبھی بھول کر بھی دنیا کی محبت میں مبتلا نہیں ہونگے مگر جب وہ وقت گزر جاتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ پھر ان کے دل پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ خدا تعالےٰ کو بھول جاتے ہیں۔ لیکن عام لوگوں کے حالات خواہ کچھ بھی ہوں ہماری جماعت کو ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نے خدا تعالےٰ کی ایک نئی آواز سنی ہے ہم نے اس کے ایک نئے مصلح کے ہاتھ پر اپنے ایمانوں کی تجدید کی ہے۔ ہم نے خدا تعالےٰ کے زندہ معجزات دیکھے ہیں۔ ہم نے اس کے تازہ بتازہ نشانات دیکھے ہیں لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں پھر بھی ایسی سستی اور غفلت پائی جاتی ہے کہ اس کو دیکھ کر حیرت آتی ہے :

چند سال کی بات ہے

میں یہاں آیا تو مجھے پتہ لگا کہ اس علاقہ میں چار آدمی ایسے ہیں جو ایک ٹھگ کی خفیہ جماعت میں شامل ہیں۔ اور اس کو اپنا پیر سمجھتے ہیں۔ مجھے اس کا پتہ تھا کیونکہ میں اسے قادیان سے دو دفعہ نکال چکا تھا اور ایک دفعہ تو ایسے الزامات میں میں نے اسے نکالا تھا کہ جنہیں سنکر بھی گھن آتی تھی۔ اس کی عادت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ آپ میں سے کسی کے پاس بیٹھے گا تو کہے گا مجھے خواب آئی ہے۔ کہ آپ کو کوئی بہت بڑا درجہ ملنے والا ہے اب اگر آپ کا تقویٰ اچھا ہے۔ تو آپ فوراً کہیں گے کہ میاں درجہ دینے والا تو خدا ہے اگر اس نے مجھے کوئی درجہ دینا ہے۔ تو وہ مجھے کیوں نہیں بتاتا۔ آپ کو اس نے کیوں بتا دیا۔ کہ مجھے درجہ ملنے والا ہے۔ مجھے ہمیشہ بیسیوں غیر احمدیوں کے خطوط ملتے رہتے ہیں جن کا مضمون یہ ہوتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت مرزا صاحب ہمیں خواب میں ملے ہیں۔ اور انہوں نے آپ کے متعلق کہا ہے کہ آپ ہمارے سچے خلیفہ اور قائمقام ہیں اور ہمیں ہدایت کی ہے کہ آپ ان کے پاس جائیں، اور انہیں کہیں کہ وہ آپ کو پانچ ہزار روپیہ دے دیں میں ہمیشہ ان کو

یہ جواب دیا کرتا ہوں

کہ وجہ کیا ہے کہ وہ مجھے آکر آپ کے متعلق یہ ہدایت نہیں دیتے اور آپکو کہہ دیتے ہیں کہ جاکر پانچ ہزار روپیہ لے لو۔ اگر وہ مجھے آکر کہیں تو پانچ ہزار کیا میں دس ہزار بھی دینے کے لئے تیار ہوں، مگر انہوں نے آپ کا انتخاب کس بناء پر کیا ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ مجھے آکر کہتے آپکو کہنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح جس کے اندر سچا تقویٰ پایا جاتا ہے وہ تو یہ جواب دے دیتا ہے کہ اگر خدا نے مجھے منیجر بنانا تھا یا میری تجارت کو کامیاب کرنا تھا۔ تو مجھے کیوں نہ کہا۔ آپکو یہ خبر کیوں دی لیکن لالچی آدمی اتنی سی بات پر خوش ہو جاتا ہے اور اسے بزرگ قرار دینے لگ جاتا ہے

اس نے ہمارے کئی افسروں کو اس طرح کی خبریں دینی شروع کر دیں کہ فلاں پر عذاب آجائے گا اور تم اس کی جگہ افسر مقرر کر دئے جاؤ گے۔ میں ان دنوں محمود آباد گیا۔ اور ایک دن اتفاقاً کسی کام کے لئے باہر نکلا تو میری نظر اس پر پڑ گئی۔ اس نے مجھے دیکھا تو دوڑ کر ایک مکان کے پیچھے چھپ جانا چاہا۔ میں نے اسے فوراً پہچان لیا اور میں نے پوچھا کہ کیا

یہ فلاں شخص ہے

انہوں نے کہا نہیں یہ فلاں ہے (اس نے اپنا نام بدل لیا تھا) میں نے کہا یہ کوئی نام رکھ لے جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ وہ کسی جامہ اور کسی شکل میں بھی سامنے آجائے میں اسے پہچان لیتا ہوں۔ اسی طرح میں جانتا ہوں کہ یہ وہی شخص ہے جسے میں نے قادیان سے نکالا تھا پھر یہ یہاں کس طرح آگیا۔ اس پر لوگوں نے بتایا کہ اس نے اس اس طرح ہمیں اپنی خوابیں سنائی تھیں۔ میں نے کہا بس تم ان وعدوں پر پھول گئے اور تمہارا دماغ خراب ہو گیا۔ اگر تمہارے اندر ایمان ہوتا تو تم سمجھتے کہ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو

اللہ تعالیٰ اپنی جماعت قائم کرے

اور اس کا ایک خلیفہ بنائے اور اس کے احکام کی تعمیل کو ضرور قرار دے اور دوسری طرف اس قسم کے آدمی پیدا کر دے اور انہیں کہے کہ تم لوگوں سے کہتے پھرو کہ فلاں پر عذاب آجائے گا اور فلاں کو انعام مل جائے گا۔ میں نے کہا خبردار جو آئندہ یہ شخص میری اسٹیشنوں میں آیا۔ اس پر لوگوں نے بتایا کہ آپ کے تو بعض کارکن بھی اس کے ساتھ شامل ہیں اور بڑے اخلاص سے وہ اس کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور انہوں نے پانچ آدمیوں کے مجھے نام بتلائے ہیں

ناصر آباد واپس آیا

تو میں نے ان پانچوں کو بلوایا۔ ان میں وہ مخبر بھی تھا جس نے مجھے اطلاع دی تھی میں نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگوں نے یہ کیسی پارٹی بنائی ہوئی ہے انہوں نے کہا ہماری پارٹی کوئی نہیں یہ ایک بزرگ ہیں جن سے ہم اپنے لئے دعائیں کراتے ہیں اور ہم ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کی مجلس میں بیٹھا کرتے ہیں۔ میں نے کہا اگر تم غیر مبائع ہوتے تب تو اور بات تھی۔ لیکن تم یہ تو سوچو کہ ایک طرف تو اسبات کے قائل ہو کہ خدا تعالیٰ نے دنیا میں خلافت کو قائم کیا ہوا ہے اور دوسری طرف تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے مقابلہ میں ایک اور شخص کو لا کر کھڑا کر دیا ہے کہنے لگے توبہ توبہ وہ خلافت کے مقابل میں کہاں کھڑے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کی فرمانبرداری کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا منہ سے کہنا اور بات ہے

تمہیں سوچنا یہ چاہیئے

کہ آخر ان باتوں کا نتیجہ کیا نکلے گا اور وہ کیا ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ ایک نیا نظام جاری کرتا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ جب تک تم ایک شخص کے ہاتھ پر اکٹھے رہو گے اور اپنے اندر افتراق اور انشقاق پیدا نہیں کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تم میں خلافت کو جاری رکھے گا۔ اور دوسری طرف وہ ایسے لوگوں کو کھڑا کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ کسی سے وعدہ کرو کہ تیرا بیٹا امیر کبیر ہو جائے گا۔ کسی سے کہو کہ تو منیجر بن جائیگا کسی سے کہو کہ تو جنرل منیجر بن جائے گا۔ میں نے کہا جس دن وہ کسی سے کہتا ہے کہ تو منیجر ہو جائے گا۔ اسی دن سے وہ پہلے منیجر کا دشمن ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب یہ نکلے تو میں اس کی جگہ سنبھالوں۔ جس دن وہ کہتا ہے کہ فلاں شخص جنرل منیجر ہو جائے گا اسی دن وہ جنرل منیجر کا دشمن ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب وہ نکلے تو میں اس کی جگہ سنبھالوں۔ جس دن وہ کسی سے کہتا ہے کہ وہ ہیڈ کلرک ہو جائے گا۔ اسی دن وہ پہلے ہیڈ کلرک کا دشمن ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اب یہ مرے یا کسی عتاب میں آکر نکل جائے تاکہ میں اسکی جگہ سنبھالوں غرض ایک طرف تو وہ کہتا ہے کہ ساری جماعت کو

ایک ہاتھ پر جمع کرو

اور دوسری طرف کہتا ہے کہ جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ کیا کوئی عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ ایسا شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتا ہے یا خدا تعالیٰ خود اپنے نظام کو تباہ کرنے کے لئے ایسے لوگوں کو کھڑا کر سکتا ہے کہنے لگے آپ جانتے نہیں کہ وہ بڑے نیک آدمی ہیں میں نے کہا تمہیں وہ نیک نظر آتے ہیں اور تم سمجھتے ہو کہ خدا ان سے کام لے رہا ہے۔ لیکن میرے نزدیک تو خدا اس سے ایسا ہی کام لے رہا ہے جیسا کہ اس نے ابوجہل وغیرہ سے لیا۔ آخر میں نے ان سے صاف کہہ دیا کہ تم یا تو ہمارے ساتھ رہ سکتے ہو یا اسکے ساتھ رہ سکتے ہو یہ نہیں ہو سکتا کہ تم ہمارے ساتھ بھی رہو اور اس کے ساتھ بھی رہو۔ انہوں نے منیجر صاحب کے متعلق بتایا کہ

یہ بھی درحقیقت ہمارے ساتھ ہی ہیں

وہ کہنے لگے نہیں۔ پہلے میں ان کے ساتھ ہوا کرتا تھا۔ مگر اب نہیں ہوں۔ اس کے بعد وہ چلے گئے اور منیجر صاحب نے مجھے اطلاع دی کہ جاتے ہی وہ پھر اس شخص کے پاس گئے اور بہت روئے اور چیخے اور چلائے کہ اب ہمیں جدا کیا جا رہا ہے اور پھر انہوں نے اسے چائے پلائی اور اس کا جھوٹا تبرک کے طور پر پیا کہ خبر نہیں یہ مصیبت ہم پر کب تک وارد رہے گی۔ اس کے بعد اس مخبر نے رپورٹ بھیجی اور ساتھ ہی اس شخص کا ایک خط بھجوایا اور لکھا کہ یہ فلاں افسر کے نام اس نے لکھا تھا جو میں آپ کو بھجوا رہا ہوں۔ اس میں سندھ کے ایک احمدی کے متعلق بھی لکھا تھا کہ میں نے اسکے بیٹے کے متعلق فلاں احمدی کو اپنا ایک خواب سنایا تھا۔ اور بتایا تھا کہ وہ بادشاہ ہو جائے گا۔ مگر اب

مجھے معلوم ہوا ہے

کہ وہ لڑکا مر گیا ہے۔ آپ اس لڑکے کی موت کی خبر اس احمدی کو نہ سنائیں ورنہ اس کا ایمان کمزور ہو جائے گا۔ گویا اپنے شاگردوں کو دھوکا بھی سکھایا جاتا ہے کہ ان کے ایمان میں کوئی لغزش پیدا نہ ہو۔ آخر ہم نے ان ساروں کو بدل دیا۔ لیکن کچھ عرصہ ہوا ایک دوست نے مجھے خط لکھا کہ یہ لوگ اب بھی آپس میں ملتے ہیں اور جو مخبر تھا اس کا نام بھی اس نے لکھا کہ یہ بھی انہی لوگوں میں شامل ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دماغ خراب ہو چکے ہیں اور یا پھر وہ منافق اور بے ایمان ہیں کہ ایک طرف تو وہ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف وہ مخفی طور پر ان لوگوں کے پاس آتے جاتے ہیں جو

جماعت میں فتنہ پیدا کرنیوالے ہیں

حالانکہ مومن خدا اور اسکے رسول کے مقابلہ میں اپنے تعلقات کی کبھی پرواہ نہیں کرتا۔ اور وہ فوراً فتنہ انگیزی کرنے والے کے خلاف شور مچا دیتا ہے

جب بدر کی جنگ ہوئی

اس وقت تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت دی۔ اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ ایک دن گھر میں بیٹھے باتیں ہو رہی تھیں۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کا لڑکا کہنے لگا۔ ابا جان بدر کی جنگ میں میں ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر بیٹھا ہوا تھا کہ آپ میرے پاس سے گذرے۔ اس وقت میں نے چاہا کہ وار کروں مگر میں نے فوراً آپ کو پہچان لیا اور اپنی تلوار نیچی کر لی۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا خدا نے تجھے اسلام نصیب کرنا تھا اسلئے تو بچ گیا ورنہ خدا کی قسم اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو میں نے کبھی اپنی تلوار نیچی نہیں کرنی تھی۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ کفر اور ایمان میں امتیاز بھی یہی ہے کہ ایمان یہ نہیں دیکھتا کہ کوئی شخص میرا دوست ہے یا میرا رشتہ دار ہے بلکہ وہ فوراً اسے ننگا کر کے رکھ دیتا ہے اور کفر ان باتوں کو چھپانے کی طرف راغب ہوتا ہے کیونکہ کفر کا خدا کوئی نہیں اور مومن کا خدا ہے کافر سمجھتا ہے کہ ان لوگوں کے تعلقات مقدم ہیں اور مومن سمجھتا ہے کہ

اصل تعلق وہی ہے

جو انسان کا خدا سے ہے باقی سب تعلقات عارضی ہیں اور خدا اور اسکے رسول کے مقابلہ میں ان کی کوئی پرواہ نہیں کی جا سکتی۔ پس جو لوگ یہاں رہتے ہیں ان میں سے بھی ایک حصہ مجرم ہے کہ اس نے ان باتوں کو چھپایا۔ میں یہ کبھی مان نہیں سکتا کہ اس واقعہ کا ساری جماعت میں سے صرف ایک شخص کو پتہ تھا۔ یقیناً اور لوگوں کو بھی علم ہوگا مگر انہوں نے اپنے فرائض کی ادائیگی میں سستی کی اور سمجھا کہ ان لوگوں سے ہماری صاحب سلامت ہے ان سے ہمیں بعض دنیوی فوائد بھی پہنچ رہے ہیں۔ پھر ہم کیوں بگاڑ پیدا کریں۔ صرف ایک آدمی کو خدا نے ہمت دے دی اور اس نے مجھے رپورٹ بھجوائی۔ اور جب میں نے تحقیق کی۔ تو پانچ اور گواہ بھی مل گئے۔ جہاں تک مخالفت کا سوال ہے اسکے لحاظ سے چار کیا۔ چار ہزار کیا۔ چار لاکھ کیا۔ بلکہ اگر یہ چار کروڑ بھی ہوں۔ تب بھی یہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ یہ سلسلہ تباہ کیا جائے۔ ابھی دنیا میں

اس سلسلہ کے ذریعہ اسلام نے پھیلنا ہے

جب یہ سلسلہ اسلام کو دنیا میں قائم کر دے گا تو اس وقت لوگ گھمنڈ میں آکر بے ایمان ہو جائیں۔ تو اور بات ہے۔ بیشک اب بھی بعض لوگوں کے ہاتھ میں روپیہ آجائے تو وہ گھمنڈ کرنے لگ جاتے ہیں لیکن یہ گھمنڈ ایسا ہی ہوتا ہے جیسے بچہ اپنے کھلونے پر گھمنڈ کرنے لگتا ہے۔ انسان کا اصل گھمنڈ اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب وہ بڑا آدمی بن جاتا ہے اور باقی لوگوں کو

حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتا ہے پس ہمالے بعض افراد میں اگر اب بھی گھمنڈ پایا جاتا ہے تو وہ ایسا ہی ہے جیسے بچہ کو کھلونا مل جائے تو وہ گھمنڈ کرنے لگ جاتا ہے اصل گھمنڈ اسی وقت ظاہر ہوتا ہے جب قوم پھیل جاتی ہے۔ کثرت سے اس کے پاس مال آجاتا ہے۔ کثرت سے اس کے پاس عہدے آجاتے ہیں۔ اور افراد پر اُسے تصرف کا اختیار ہوتا ہے۔ تب فرعون مزاج لوگ اپنے گھمنڈ میں لوگوں کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں اور جب وہ یہ فیصلہ کرتے ہیں تو خدا اپنے فرشتوں کو ان کے مٹانے کا حکم دے دیتا ہے مگر ابھی ہماری جماعت پر وہ وقت نہیں آیا۔

ابھی ہم نے ترقی کرنی ہے

اس سلسلہ کو مٹانے کی بہتوں نے کوشش کی۔ اور ابھی کچھ اور کوشش کرنے والے پیدا ہوں گے مگر وہ سارے کے سارے تھک جائیں گے اور اس سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی بجائے اس کی عزت اور ترقی کا ذریعہ بنیں گے۔ جس طرح پہاڑ پر چڑھتے وقت پہلے چھوٹی پہاڑیاں آتی ہیں پھر اُس سے بڑی پہاڑیاں آتی ہیں۔ پھر اُس سے بڑی پہاڑیاں آتی ہیں۔ یہاں تک کہ انسان پہاڑ پر چڑھ جاتا ہے اسی طرح خدا ہر مخالفت کے بعد اس سلسلہ کو ترقی دیتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ وقت آجائے گا۔ جب خدا اپنے وعدوں کے مطابق اس

سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا دیگا

اس کے بعد ہو سکتا ہے کہ جماعت کے لوگوں میں بگاڑ پیدا ہو جائے وہ تکبر میں مبتلا ہو جائیں اور خدا تعالیٰ ان کو سزا دینے کے لئے ان سے اپنی برکات چھین لے اور یا پھر ممکن ہے کہ اُس وقت تک قیامت ہی آجائے۔ قیامت کے متعلق ہم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ وہ کتنے عرصہ میں آنے والی ہے آیا پانچ سو سال کے بعد آئے گی یا ہزار سال کے بعد آئے گی۔ یا دو ہزار سال کے بعد آئے گی الٰہی کلام تمثیلی الفاظ پر مشتمل ہوتا ہے اور اس لئے قطعیت کے ساتھ کسی رائے کا اظہار نہیں کیا جا سکتا بہر حال تمثیلی زبان میں جو پیشگوئیاں کی گئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سات ہزار سال کے بعد دنیا پر قیامت کا آنا مقدر ہے۔ پس یا تو اس مقام پر پہنچ کر جب احمدیت اپنی تمام اندرونی طاقتیں ظاہر کر دیگی اور اپنی تمام قابلیتیں دنیا میں نمایاں کر دے گی۔ لوگوں میں بگاڑ پیدا ہونے پر قیامت آجائے گی اور یا پھر اللہ تعالیٰ اس وقت اسلام کی ترقی کے لئے کوئی اور راستہ تجویز کرے گا۔ پھر جس طرح بیج زمین میں ڈالا جاتا ہے۔

تو اس کے بعد

ضروری ہوتا ہے

کہ فصل اُگے اور بیج اپنی تمام مخفی طاقتیں ظاہر کرے۔ اسی طرح روحانی جماعتیں جب اپنی تمام پوشیدہ طاقتیں ظاہر کر دیتی ہیں اور اپنے تمام حُسن کو نمایاں کر دیتی ہیں تو اس کے بعد ان پر زوال آیا کرتا ہے اس سے پہلے نہیں۔ یہی پہلے ہوا اور یہی آئندہ ہو گا۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ پہلے مذاہب زوال آنے پر بالکل کٹ گئے اور نئے مذاہب دنیا میں پیدا کئے گئے۔ لیکن احمدیہ کوئی نئی چیز نہیں بلکہ اسلام کا ہی دوسرا نام ہے اور اسلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ قیامت تک قائم رہے گا۔ اس لئے احمدی اگر کسی وقت گر جائیں گے تو اسلام پھر بھی قائم رہے گا۔ اور کسی اور شکل میں دنیا میں ظاہر ہو جائے گا اور یہ تسلسل اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ پس یہ لوگ تو اپنی جگہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ مگر جو احمدی کہلاتے ہوئے مداہنت کرتے ہیں افسوس تو ان پر ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ غیرت کا مظاہرہ کرتے انہوں نے اپنے تعلقات کو سلسلہ کے مفاد پر مقدم سمجھا اور ان لوگوں کے ظاہر کرنے میں اخفاء سے کام لیا۔ پس میں

دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں

کہ انہیں پارٹیشن کے بعد اس علاقہ میں جو آرام ملا ہے اس سے وہ مغرور نہ ہو جائیں بلکہ ان پر جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ذمہ داریاں ہیں ان کو پورا کریں۔ ورنہ خدا کے فرشتے ان کی گردن پکڑ لیں گے آپ لوگوں کو کیا معلوم کہ آپ کی اولادوں میں سے کس نے دنیوی لحاظ سے ترقی کرنی ہے کس نے بڑا عالم بننا ہے۔ کس نے بڑا صوفی اور بزرگ بننا ہے یہ انعامات ہیں جو بہر حال آپ لوگوں کے لئے مقدر ہیں۔ پس اپنی نسلوں کے لئے ایسا بیج مت بوئیں جس کے نتیجہ میں وہ خدائی انعامات سے حصہ لینے سے محروم رہ جائیں۔ تم مت سمجھو کہ تمہارے کاموں کا تمہاری اولادوں پر اثر نہیں پڑے گا۔ بسا اوقات ماں باپ سے نادانستہ طور پر ایک فعل سرزد ہوتا ہے اور صدیوں تک ان کی نسلوں کو اُس کی سزا برداشت کرنی پڑتی ہے دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فتح مکہ کے بعد

جب حزوۂ حنین میں شامل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فتح دے دی تو اموال غنیمت آپؐ نے مکہ والوں میں تقسیم فرما دیئے مدینہ والوں کو کچھ نہیں دیا۔ اس پر کسی انصاری نوجوان کی زبان سے بے احتیاطی میں یہ الفاظ نکل گئے کہ خون ہماری تلواروں سے ٹپک رہا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال اپنے رشتہ داروں کو دے دیئے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا پتہ لگا۔ تو آپؐ نے انصار کو بلایا اور فرمایا اے مدینہ کے لوگو مجھے تمہارے متعلق ایسی روایت پہنچی ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کسی بیوقوف نوجوان نے یہ بات کہی ہے ہم نے نہیں کہی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بات کہی گئی سو کہی گئی پھر آپؐ نے فرمایا دیکھو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے مکہ میں پیدا کیا مگر مکہ والوں نے اپنی بیوقوفی سے خدائی کلام کو رد کر دیا اور آپؐ کو قبول نہ کیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت مدینہ والوں کو دے دی پھر خدا نے اپنے فضل سے نہ کہ مسلمانوں کے کسی زور اور طاقت کے نتیجہ میں ایسے سامان پیدا کئے کہ مکہ فتح ہو گیا جب مکہ فتح ہوا تو مکہ والوں نے سمجھا کہ اب ہماری گمشدہ متاع ہمیں واپس مل جائیں گی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن میں واپس آجائیں گے۔ مگر

خدا نے یہی فیصلہ کیا

کہ مکہ والے اونٹ ہانک کر اپنے گھروں میں لے جائیں اور مدینہ والے خدا کے رسولؐ کو اپنے گھر لے جائیں۔ لیکن اے انصار اگر تم چاہو تو تم یوں بھی کہہ سکتے ہو کہ ہم محمد رسول اللہ کے لئے مدینہ میں بھی لڑے اور مدینہ سے باہر بھی لڑے ہم نے اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی بیویوں کو بیوہ بنایا ہم نے اپنے خاندانوں کو برباد کیا اور اپنا مال اور اپنی طاقت آپؐ کے لئے قربان کر دی مگر جب فتح حاصل ہوئی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال اپنے رشتہ داروں کو دے دیئے اور ہمیں کچھ نہ دیا۔ انصار نے روتے ہوئے کہا کہ یا رسول اللہ ہم مانتے ہیں کہ یہ ہماری غلطی ہے۔ ہم میں سے کسی بے وقوف نوجوان نے یہ بات کہہ دی ہے ورنہ ہم اس سے بیزار ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم میں سے کسی نے یہ بات کہی ہے مگر اے انصار! اب اس قول کی وجہ سے اس دنیا میں تم کو برکتیں نہیں ملیں گی۔ تم اگلے جہان میں حوض کوثر پر ہی آکر ان برکتوں کو لینا۔ چنانچہ دیکھ لو چودہ سو سال گذر گئے۔ مگر ان چودہ سو سال میں کوئی انصاری بادشاہ نہیں ہوا۔

عربوں کو بادشاہت ملی

مکہ والوں کو بادشاہت ملی اور وہ چار پانچ سو سال تک حکومت کرتے رہے۔ پٹھانوں کو بادشاہت ملی۔ ایرانیوں کو بادشاہت ملی۔ مصریوں کو بادشاہت ملی۔ مغل آئے۔ انہوں نے بغداد فتح کیا اور اٹھارہ لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا مگر پھر اُن کو بھی تو یہ نصیب ہوئی اور انہوں نے لمبے عرصہ تک حکومت کی۔ غرض ہر قوم کو اس چودہ سو سال کے عرصہ میں حکومت ملی۔ اگر نہیں ملی تو ان کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بھی لڑے اور بائیں بھی لڑے اور آگے بھی لڑے اور پیچھے بھی لڑے اور جنہوں نے کہا تھا کہ یا رسول اللہ! دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گذرے اس لئے کہ اُن کے باپ دادا میں سے کسی نے یہ بات کہی اور خدا نے ان کی ساری اولاد کو ہمیشہ کے لئے

حکومت سے محروم کر دیا

پس مت سمجھو کہ تمہاری ان غفلتوں کے نتیجہ میں تم آئندہ آنے والے انعامات سے محروم نہیں ہو گے۔ اگر تم غفلت سے کام لوگے اور اپنی ذمہ داریوں کو نہیں سمجھو گے تو تم اور تمہاری اولادیں ان برکتوں کو حاصل نہیں کر سکیں گی۔ جو اسلام اور احمدیت کی خدمت میں اس نے رکھی ہیں۔ پس اپنے چھوٹے چھوٹے تعلقات کے لئے اپنا اور اپنی اولادوں کا مستقبل تباہ نہ کرو کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے۔

واقفین طلبا متوجہ ہوں

جن واقفین نے میٹرک، بی۔ اے، بی ایس سی کا امتحان پاس کر لیا ہو وہ اپنے مکمل ایڈریس اور نمبروں سے وکالت دیوان کو مطلع کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

نمایاں کامیابی

میرے بھائی چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب ایم۔ اے (عربی) میں ۴۵۱ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے ہیں۔ اور بفضلہ تعالےٰ یونیورسٹی بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے، احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو ان کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

محمد سلمان اختر ابن چوہدری ہدایت اللہ صاحب
چک نمبر ۳۵ جنوبی سرگودھا

رانچی میں اسلام اور عیسائیت کا روحانی مقابلہ

احمدی مبلغ کے چیلنج پر رانچی کے مسیحی مناد کا فرار

(از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رانچی)

یکم جولائی کو چند مسلمان غیر احمدی نوجوان کا ایک وفد میرے پاس آیا اور بتایا کہ کچھ دنوں سے رانچی میں مسیحی مناد آئے ہوئے ہیں جو روزانہ سات بجے شام سے دس گیارہ بجے رات تک کانکے ریسورٹ پر صلیبی مذہب کی صداقت اور اہل صلیب کے ناجی ہونے پر فصیح و بلیغ تقریر کرتے ہیں اور یسوع مسیح کی آسمان سے جلد واپسی کی بشارت دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں صبح آٹھ بجے سے گیارہ بجے تک روح القدس کی برکت سے شفا بخشنے کے لئے مجلس منعقد کرتے ہیں جس میں سینکڑوں مریض روزانہ شفایابی کی غرض سے اُمنڈے چلے آتے ہیں۔ ایک دن مستورات کے لئے مقرر ہے اور ایک دن مردوں کے لئے۔ ہندو مسلمان عیسائی سب ہی مذاہب کے مرد و زن ان کے پاس جاتے ہیں۔ اور مناد صاحب مریضوں سے کہتے ہیں کہ اگر تم یسوع پر دلی سے ایمان لے آؤ گے اور لفظ یسوع کو ورد زبان بنا لو گے، تو یقیناً شفا پاؤ گے۔ ورنہ بے نصیب لوٹو گے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ معیبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ لہٰذا اس مسیحی مناد سے آپ تبادلہ خیالات کر کے مدلل طور سے اس کے دجل و فریب اور دام سحر خدع کو طشت از بام کر دیں اور مسلمان مردوں اور عورتوں کا ایمان بچائیں۔ یہ تھا مفہوم ان نوجوانوں کے جذبات و بیان کا جو اپنے الفاظ میں ادا کیا گیا ہے۔

۲ر جولائی صبح ۹ بجے مناد صاحب کی قیامگاہ پر پہونچ کر بیان و حقیقت میں تطابق پایا مستورات کے جم غفیر میں بیٹھ کر مناد صاحب مریضوں کی آنکھوں اور زبانوں پر پھونکیں پھونک کا تیل ڈال رہے تھے۔ اور یسوع کا نام پکار کر شفا دینے کا اعلان کر رہے تھے۔ باہمی گفتگو کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ بعدہٗ گفتگو کے لئے سات بجے شام کا وقت مقرر کیا گیا۔ اور مناد صاحب کی ایک تصنیف بھی خرید لی گئی جس میں انہوں نے اپنے حالات زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ بہت عرصہ اسلام کے سنی اور شیعہ فرقوں کو قبول کر لینے کے باوجود مجھے اطمینان قلب نصیب نہ ہوا اور عیسائیت کے ذریعہ سے مجھے روح القدس ملا۔ اسی کتاب میں انہوں نے یسوع مسیح کے آسمان سے جلد ہی زمین پر اترنے کی بھی بشارت دی ہے اس کتاب کا نام ہے "آخری گھنٹے کا مزدور"

وقت مقررہ پر ہم لوگ مناد صاحب کی قیام گاہ پر پہونچ گئے۔ لیکن مختصر سی گفتگو میں ہی وہ مشتعل ہو کر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے انہیں توجہ دلائی گئی . . . . کہ آپ کو تو تعلیم دی گئی ہے کہ اگر کوئی ایک گال پہ طمانچہ لگائے۔ تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو" لیکن آپ روح القدس کے مدعی ہو کر بھی اس واضح تعلیم کے برعکس مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ عیسائی عوام انجیلی تعلیم سے کس قدر دور ہیں۔ اس کے جواب میں مناد صاحب نے فرمایا کہ یہ روحانی باتیں ہیں اور انجیل کی ان روحانی باتوں کو تو کوئی بڑے سے بڑا پادری یا ڈی ڈی بھی نہیں سمجھ سکتا۔ اور یہ کہ رانچی میں کوئی ایک بھی عیسائی ایسا نہیں ہے جو رائی کے دانہ کے برابر اپنے ایمان کا مظاہرہ کر سکے بلکہ رانچی کے عیسائی عیسائی نہیں البتہ اب عیسائی پیدا ہوں گے (حالانکہ ہندوستان میں رانچی عیسائیت کا بہت بڑا مرکز ہے ناقل) خاکسار نے جواباً کہا کہ اگر یہ ایسا کلام ہے کہ جسے بڑے سے بڑا عیسائی بھی سمجھ نہیں سکتا تو پھر وہ دوسروں کو سمجھانے کا کیا حق رکھتا ہے؟ اس کا جواب تو وہ نہ دے سکے۔ لیکن آئندہ گفتگو جاری رکھنے سے انکار کر دیا۔ بعدہٗ انہیں دلائل کو بصورت چٹھی ان کے سامنے پیش کیا گیا اور اس چٹھی کو شائع کر کے رانچی میں تقسیم بھی کیا گیا۔ جس کا جواب تو مناد صاحب نہیں دے سکے البتہ انہوں نے اپنے بلند و بالا دعاوی کو ترک کر کے گوشہ گمنامی کی زندگی اختیار کر رکھی ہے اور سنا جاتا ہے کہ وہ رانچی کو خالی کرنے کے لئے رخت سفر باندھ چکے ہیں۔ چٹھی درج ذیل ہے۔

کھلی چٹھی

بنام: جناب پی۔ ڈی ریجن صاحب حال وارد رانچی

میں ایک احمدیہ مسلم مشنری کی حیثیت سے آپ کی خدمت میں یہ چٹھی لکھ رہا ہوں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے آپ کو درشن دے کر کہا کہ:-

"اپنے ہموطنوں کو میرے آنے کی خوشخبری دو کیونکہ میں جلد ہی آنے والا ہوں"

(دن کے آخری گھنٹے کا مزدور)

اور آپ اپنی دعا اور روح القدس سے بیماروں کو شفا دینے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ آپ کے ان بلند و بالا دعووں پر ہمارے کچھ سوالات ہیں امید ہے کہ آپ جوابات دے کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

۱۔ انجیل میں لکھا ہے کہ "اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی"

آپ کو روح القدس کا دعویٰ ہے لیکن کیا آپ ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان کا مظاہرہ کر کے ایک پہاڑ کو اپنی جگہ سے سرکا سکتے ہیں؟

یا روئے زمین کے کسی بوٹے سے بڑے عیسائی کا نام لے سکتے ہیں جو انجیل کی اس تعلیم کے مطابق رائی کے دانہ کے برابر اپنے ایمان کا مظاہرہ کر سکے؟ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو ثابت ہوا کہ دنیا بھر کے عیسائیوں میں سے کسی ایک میں بھی رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ روح القدس تو دور کی بات ہے

۲۔ انجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نے سب سے زیادہ متضرعانہ اور گھبراہٹ کی دعائیں اس موقع پر کیں جب کہ یہودی صلیب پر چڑھانے کے لئے مسیح کو تلاش کر رہے تھے۔ مثلاً "پھر آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یوں دعا کی کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے" (متی ۲۶/۳۹) پھر صلیب پر مسیح نے چلا کر کہا کہ "ایلی ایلی لما سبقتنی۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" (متی ۲۷/۴۶) بلا شبہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے تھے لیکن عیسائی دنیا بڑی شد و مد کے ساتھ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ مسیح صلیب پر مر گئے تھے۔

سوال یہ ہے کہ مسیح کی متضرعانہ دعائیں جن کی نظیر انجیلی دعاؤں میں نہیں ملتی۔ بے اثر ثابت ہوئیں؟ اور مسیح صلیب پر مر گئے؟ اگر یہ بات درست ہے تو پھر مسیح کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے والوں کی دعاؤں کا کیا انجام ہو سکتا ہے؟

۳۔ آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ آپ روح القدس کی برکت سے مریضوں کو شفا بخشتے ہیں۔

آپ کے اس دعوے کا صدق و کذب معلوم کرنے کے لئے سطور ذیل میں ایک تجویز پیش کی جاتی ہے:

"رانچی ہسپتال میں سے تیس لاعلاج مریض لے لئے جائیں۔ دس مسلمان ہوں۔ دس ہندو اور دس عیسائی انہیں قرعہ اندازی کے ذریعہ سے میرے اور آپ کے درمیان تقسیم کر لیا جائے پھر دونوں مذاہب کے پیروؤں میں سے چھ چھ آدمی ہمارے ساتھ شامل ہوں اور ہم اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے مریضوں کی صحت یابی کے لئے خدا کے حضور میں دعا کریں تاکہ اس امر کا فیصلہ ہو سکے کہ کس کو خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے اور کس پر روح القدس کے دروازے بند ہیں مجھے امید ہے کہ آپ کو اس تجویز کے قبول کرنے میں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ لیکن اگر آپ نے اپنے بلند و بالا دعوؤں کے باوجود اس کا تحریری جواب نہ دیا اور نہ ہی اس واضح طریق فیصلہ پر آمادگی کا اظہار کیا تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو جائے گی کہ صرف اور صرف اسلام وہ زندہ مذہب ہے جو خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے۔

یہ سب باتیں کل شام کے سات بجے آپ کی قیام گاہ پر پہونچ کر ہم لوگوں نے زبانی آپ کے سامنے پیش کی تھیں۔ لیکن افسوس کہ آپ نے جواب دینے کی بجائے اخلاق و تہذیب کا دامن چھوڑ کر اپنی کمزوری کا ثبوت دیا۔

اب تحریر ہذا کے ذریعہ سے آپ پر اتمام حجت کی جاتی ہے کہ اگر آپ میں کچھ بھی سچائی ہے تو آپ اس طریق فیصلہ کو قبول کر لیں۔ آپ نے اپنی کتاب "دن کے آخری گھنٹے" میں یہ لکھا ہے کہ بہت عرصہ مذہب اسلام میں رہ کر بھی میرا دل مطمئن نہ ہوا اور عیسائیت میں مجھے سب کچھ ملا۔

پس آپ مرد میدان بنیں اور مندرجہ بالا طریق فیصلہ کو قبول کریں تاکہ آپ کو اسلام کا آفتاب صداقت نظر آ جائے۔ آپ نے مسیح کی جلد آمد کا جو اعلان کیا ہے۔ یہ کوئی نیا اعلان نہیں ہے۔ آج سے ساٹھ ستر سال قبل ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی نے امریکہ میں ایسا ہی کہا تھا۔ وہ اور اس کا کاروبار تباہ و برباد ہو گیا مسیحی منجمین نے مسیح کی آمد کا زمانہ ۱۸۶۶ء بتایا تھا پھر ملنیل ڈاں اور مسٹر ڈنبل نے بالترتیب ۱۸۷۳ء و ۱۸۹۸ء کا زمانہ بتایا جب یہ زمانہ بھی گذر گیا تو مسٹر جوزف بارکلے نے تالمود کی شرح میں لکھ دیا کہ مسیح کی آمد کا وقت گذر چکا ہے جب یہ سب دعوے مسیحی حضرات کے غلط ثابت ہو چکے ہیں تو آپ کے دعوے کو بھی تجربہ کی بناء پر کیوں نہ غلط سمجھا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ خدا کا مسیح نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور امت میں آ چکا ہے اور جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے کہ "جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا"

اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے کامقدس مسیح کی شعائیں پورب یعنی قادیان پنجاب سے نکل کر پچھم یعنی یورپ افریقہ اور امریکہ وغیرہ پہنچی ہیں۔ صلیب کدوں سے صداقت اسلام منوا کر اپنی چمک دکھا رہی ہیں مبارک ہیں وہ لوگ جو اس حقیقت کو سمجھتے ہیں اور نبیوں کے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام امام مہدی اور دور حاضرہ کے مسیح موعود پر ایمان لا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہیں۔"

الراقم۔ اسلام کا ایک ادنیٰ خادم قریشی عبدالحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رانچی۔ ڈاکخانہ ...

(ماخوذ بدر قادیان ۱۸ اگست ۱۹۶۰ء)

امریکہ کے انیس مصنوعی سیارے

(۲)

ڈسکورر ۵ اور ٦

امریکہ نے اگست ۱۹۵۹ء میں دو اور ڈسکورر سیارے چھوڑے۔ ڈسکورر ۵ ۱۳ اگست کو چھوڑا گیا۔ اور ڈسکورر ٦ ۱۹ اگست کو۔ ان راکٹوں کے مخروطی سروں میں ریڈیائی ترسیلی آلات نصب تھے تاکہ وہ پرواز کے دوران ان راکٹوں کی کارکردگی کے بارے میں اطلاعات بھیج سکیں۔ ان راکٹوں کا ایک بنیادی مقصد یہ طے کرنا تھا کہ آیا فنی ترقی کے اس مرحلے پر یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک مصنوعی سیارہ بیرونی فضاء میں پہنچایا جائے۔ اس کے مخروطی سرے کو جس میں آلات نصب ہوں اس سے الگ کر دیا جائے اور اس کے سمندر میں گرنے کے بعد مخروطی سرے کو حاصل کر کے اس کا معائنہ کیا جائے۔ یہ تجربہ اس دن کو قریب لانے کی تیاریوں کی حیثیت رکھتے ہیں جب ٹیلیویژن کیمرے اور متعلقہ آلے بیرونی فضا میں پہنچا کر محفوظ طریقہ سے زمین پر واپس لے آئے جائیں گے۔ ان دونوں راکٹوں کے مخروطی سروں کو واپس حاصل کرنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوئی تھیں۔ لیکن بعد کے تجربوں میں مخروطی سرے حاصل کر لئے گئے۔ بندروں کو بھی زندہ واپس لایا جا چکا ہے۔ ان میں سے ایک بندر مس سیمز تھا جسے بڑی شہرت حاصل ہوئی تھی۔ ڈسکورر ٦ ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو اپنے مدار سے گر گیا تھا

وینگارڈ ۳

دو ڈسکورر سیاروں کے بعد امریکہ نے وینگارڈ ۳ کو مدار پر پہنچایا۔ اسے ۱۸ ستمبر ۵۹ء کو بیرونی فضا میں پہنچایا گیا تھا۔ سائنسدانوں کو امید ہے کہ یہ سیارہ فضائے بسیط کے مظاہر سے متعلق نئی اطلاعات پر مشتمل صدا بندی کا خزینہ بہم پہنچاتا رہے گا۔ جس کا سلسلہ شاید کبھی ختم نہ ہونے پائے گا"

اس کے آلات حسب ذیل چیزوں کی پیمائش کرتے ہیں۔ زمین کا مقناطیسی میدان۔ سیارے کے اندر کا درجہ حرارت۔ بیرونی فضا کے ذرات کا سیارے کے خول میں نفوذ۔ کائناتی گرد۔ شہابی ذرات۔ روانی ذرات اور دوسرے کائناتی ذرات کی وجہ سے سیارے کے خول کا کٹاؤ۔ اس خول سے ٹکرانے والے شہابی ذرات کی تعداد اور یہ کہ سیارے کو اپنے مدار پر گردش کے دوران شمسی لاشعاعوں کی کم سے کم یا زیادہ سے زیادہ کس مقدار کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

ایکسپلورر ۷

امریکہ نے جو ایک اور سیارہ چھوڑا تھا ایکسپلورر ۷ ہے جسے ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بیرونی فضا میں پہنچایا گیا تھا۔ توقع ہے کہ یہ سیارہ کوئی بیس سال تک گردش کرتا رہے گا ایکسپلورر ۷ کے اندر جو آلات نصب کئے گئے ہیں وہ کئی قسم کی اشعاعات کا مطالعہ اور پیمائش کر رہے ہیں۔ ان میں دور دراز کے اجرام فلکی سے آنے والی کائناتی شعاعوں سے لے کر آفتاب سے خارج ہونے والی بالائے بنفشی اور لاشعاعوں تک کی پیمائش شامل ہے اس سیارے کے آلات سات مختلف تجربے کر رہے ہیں۔ ان میں سے چار کا تعلق کائناتی اشعاع کے مطالعہ سے ہے۔ ایک کا تعلق شہابی ذرات کے بارے میں اطلاعات حاصل کرنے سے ہے۔ ایک تجربہ سیارے کے اندرونی اور بیرونی درجہ حرارت کی پیمائش کرنے سے متعلق ہے اور آخری تجربہ فضائے بسیط میں ایک ایسی شمسی بیٹری کی کارکردگی کے جانچنے کا ہے۔ جو کسی شفاف خول وغیرہ کے اندر نہیں بلکہ کھلی رکھی گئی ہے۔

ڈسکورر ۷ ۸

ڈسکورر ۷ اور ۸ سیارے بالترتیب ۷ نومبر اور ۲۰ نومبر ۱۹۵۹ء کو کیلی فورنیا میں امریکی فضائیہ کے اڈے سے چھوڑے گئے تھے۔ وہ دونوں اپنے مدار پر پہنچے۔ لیکن دونوں صورتوں میں آلات کا وہ ڈبہ حاصل نہیں کیا جا سکا جسے حاصل کر لینے کی فضائیہ کو امید تھی۔

ٹائروز ۱

یہ سیارہ یکم اپریل ٦۰ء کو چھوڑا گیا۔ وہ ایک تجرباتی موسمیاتی سیارہ ہے۔ اس نے زمین کی سطح کے اوپر بادلوں کے نظام میں غیر متوقع حد تک ایک بڑی ترتیب کی موجودگی کا انکشاف کیا ہے۔ اس نے جو سب سے زیادہ حیرت انگیز ترتیب دریافت کی ہے وہ چکردار بادلوں کی ترتیب ہے۔ جس کا تعلق بڑے بڑے طوفانوں سے ہوتا ہے۔ ان میں سے بعض چکردار بادلوں کا قطر ۱۰۰۰ میل سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ ٹائیروز کے بارے میں یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ موسموں کی پیشین گوئی کے سلسلہ میں ایک نیا میدان کھول دے گا

ٹرانزٹ ۱ بی

یہ سیارہ ۱۳ اپریل ۱۹٦۰ء کو چھوڑا گیا تھا اس کی وجہ سے انجام کار جہاز رانی کے فن میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اس وقت آفتاب اور ستاروں اور زمینی ریڈیو اسٹیشنوں کی مدد سے سمتوں کا تعین محض ایک ہزار میل کے فاصلے تک قابل اعتبار اور صحیح ہوتا ہے۔ ٹرانزٹ کسی جہاز یا طیارے کے محل وقوع کو ایک میل کے دسویں حصہ سے بھی کم فاصلے تک صحیح صحیح بتا دے گا۔ امریکی بحریہ نے حال ہی میں کہا ہے کہ ٹرانزٹ کے نظام سے جہاز رانی میں جو مدد ملتی ہے اس سے تمام ملکوں کے بحری اور تجارتی جہازوں کو آگاہ کر دیا جائیگا

ڈسکورر ۱۱

یہ سیارہ ۱۵ اپریل کو اس مقصد سے چھوڑا گیا تھا کہ اس کے ذریعے تصویر کھینچنے والے سیاروں سے کسی مطلوبہ خول کو دوبارہ واپس حاصل کرنے اور انسان کے فضائے بسیط میں سفر سے متعلق بعض تجربے کئے جا سکیں۔

پایونیر ۵

راکٹوں کے سلسلہ میں تازہ ترین راکٹ پایونیر ۵ ہے۔ وہ ۱۱ مارچ کو بیرونی فضا میں پہنچا تھا بیرونی فضا میں یہ پہلا راکٹ ہے جو آفتاب کے گرد ایک ایسے مدار پر حرکت کرتا ہے جس کا ایک حصہ آفتاب کے گرد زمین کے مدار کے اندر واقع ہے۔ یہ اس لحاظ سے بھی پہلا راکٹ ہے کہ اس میں ایک ایسا ریڈیو نصب ہے جو زمین کے لئے دس کروڑ میل کے فاصلہ تک سے سائنسی اطلاعات نشر کر سکتا ہے۔ اس لحاظ سے اس نے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں زمین سے ۵۵ لاکھ میل کی بلندی پر جب اس کے ۱۵۰۰ بیٹریوں میں سے ایک خراب ہو گیا تو ایک امریکی سائنسدان نے اس کے مقررہ کوڈ میں تبدیلی کر کے اسے ٹھیک کر لیا تھا۔

مجموعی طور پر امریکہ نے جو انیس مصنوعی سیارے چھوڑے ہیں ان میں سے دس ابھی تک فضائے بسیط میں گردش کر رہے ہیں ۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

امیدواران انسپکٹر بیت المال کیلئے اطلاع

جن احباب نے انسپکٹران بیت المال کی اسامیوں کے لئے نظارت بیت المال میں درخواستیں بھجوائی ہوئی ہیں اور وہ میٹرک یا مولوی فاضل پاس ہیں ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جملہ امیدواران کا انٹرویو مورخہ ۱۵ ۸/٦ بوقت ۸ ½ بجے صبح دفتر بیت المال میں ہوگا۔ لہذا وہ وقت مقررہ پر انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ فرداً فرداً بذریعہ خطوط بھی اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

اتوار بیرونجات میں اور ۹/٦۰ ۲۳ جمعہ کو ربوہ میں نصاب برائے غیر تعلیم یافتہ۔ حفظ ربع آخر پارہ تیس برائے تعلیم یافتہ:۔ (۱) ترجمہ ربع آخر پارہ تیس (۲) حفظ ربع آخر پارہ تیس

نائب زعماء تعلیم توجہ فرمائیں اور جملہ انصار اللہ احباب کو تیاری کی تلقین کرتے رہیں

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

باندھی میں ایک تربیتی جلسہ

مورخہ ۳۱ جولائی۔ باندھی ضلع نواب شاہ میں بعد نماز عشاء جلسہ زیر صدارت حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس باندھی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مولوی غلام حیدر خان صاحب معلم وقف جدید نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بلند شان" پر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ نے تقریر کی جو نہایت توجہ سے سنی گئی۔ حاضری کافی تھی۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔ حاضرین کی تواضع چائے سے کی گئی۔ خدام الاحمدیہ نے نہایت اخلاص اور تندہی سے انتظامات میں حصہ لیا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

امتحان کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی"

ماہ ستمبر ٦۰ء کے آخر میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کے ماتحت کتاب

(باقی نصف آخری حصہ)

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کے باقی نصف آخر کا امتحان ہوگا۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان میں شامل کریں اور اطلاع دیں کہ کتنے پرچے بھجوائے جائیں

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

نمبر ۱۵۷۷۶: میں مریم جان زوجہ سید راجد علی شاہ صاحب قوم ملک پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن ۱۲/۱۳/۱۴ مارٹن روڈ کوارٹرس کراچی نمبر ۵ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے
میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک سو روپیہ ہے
(۲) میرا زیور وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ صرف ایک رقم مبلغ پانچ صد روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اپنے حق مہر اور نقد رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط
۱۷ جون ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ مریم جان بقلم خود
گواہ شد راجد علی شاہ بقلم خود
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۷۷۷: میں شریف احمد ولد محمد حسین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اصل چنیوٹ ضلع جھنگ حال ۱۳۵/۳ لکھن لائنز۔ بیرکنٹ کراچی نمبر ۲۶ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو مجھے بحیثیت ملازمت ۱۴۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۰/۶/۶۰
ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد شریف احمد بقلم خود
گواہ شد جمعدار برکت علی قائد خدام الاحمدیہ ماڑی پور کراچی نمبر ۹
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی۔

نمبر ۱۵۷۸۳: میں محمودہ سلطانہ بنت کریم بخش صاحب قوم ڈار پیشہ طالب علمی عمر ۱۲½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ صوبہ بلوچستان مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ مجھے جیب خرچ کے لئے والدین سے ۱۰ روپے ماہوار ملتے ہیں جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر میری جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مذکورہ جیب خرچ سے ۱/۱۰ حصہ کو ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کراتی رہوں گی۔

الامۃ محمودہ سلطانہ بنت کریم بخش ڈار نمبر ۱۰-۳/۷ راما سٹریٹ شارع فاطمہ جناح کوئٹہ بلوچستان۔
گواہ شد کریم بخش ولد چوہدری محمد عبد اللہ والد موصیہ مشن روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد چوہدری محمد عبد اللہ ڈار کلاتھ ہاؤس مشن روڈ کوئٹہ

نمبر ۱۵۷۸۴: میں رشیدہ کشور بنت سید عبد الرشید قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۱۲½ سال بتاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ جون ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد منقولہ زیور طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ و طلائی انگوٹھی تین ماشہ جس کی کل قیمت مبلغ ۱۱۸/۴ روپیہ ہے مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۲۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنے جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ رشیدہ کشور بقلم خود
گواہ شد سید عبد الرشید وصیت نمبر ۲۷۶۶ والد موصیہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کوئٹہ شارع یافت کوئٹہ مکان نمبر ۲-۳۱/۶
گواہ شد سید محمد یعقوب شاہ ولد جمیل شاہ مسجد احمدیہ کوئٹہ۔

نمبر ۱۵۷۸۵: میں عبد اللطیف خان ناصر ولد محمد ظہور خان پٹیالوی قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع جھنگ حال کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والد صاحب بزرگوار الحمد للہ بفضلہ خدا زندہ موجود ہیں۔ اس لئے میری موجودہ منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے میرا گذارہ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۰۵ روپے پر ہے جو تا زیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ مذکورہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز کمی بیشی آمد کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا متروکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا۔

العبد عبد اللطیف خان ناصر کوارٹر ۲۲/۵۰۷ وحدت کالونی لبرٹی روڈ کوئٹہ۔
گواہ شد سید عبد الرشید موصی نمبر ۲۷۶۶ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کوئٹہ شارع یافت مکان نمبر ۲-۳۱/۶ کوئٹہ۔
گواہ شد شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ ۲۳/۶/۶۰۔

نمبر ۱۵۷۸۶: میں محمد ایوب ولد فیروز الدین قوم کشمیری بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۱ء ساکن کالا ڈاکخانہ بودھالہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد مبلغ ۹۰ روپے پر ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ کمی بیشی آمد کی ساتھ ساتھ اطلاع کرتا رہوں گا۔ مذکورہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ کراتا رہوں گا۔

میرے مرنے کے بعد جو میری تا زیست منقولہ و غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد محمد ایوب بقلم خود بشیر ٹریڈنگ کمپنی چوک مشن روڈ کوئٹہ حلقہ اسلام آباد
گواہ شد خلیفہ عبد الرحمن قاضی ویسٹ پاکستان حلقہ اسلام آباد کوئٹہ۔
گواہ شد سید عبد الرشید سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کوئٹہ مکان نمبر ۲-۳۱/۶ شارع یافت کوئٹہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں اور بہت سی پیشگوئیاں فرمائی ہیں وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اس پیشگوئی کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ رہے ہیں اور دل میں خواہش ہوتی ہے کہ ہم بھی اس میں عملی حصہ لیں۔ اس جذبہ کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے اپنے سالانہ اجتماع کے موقع پر شائع ہونے والے SOUVENIR میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نادر اور تاریخی تصاویر کو (خواہ وہ کسی عمر کے حصے اور کسی موقع کی ہوں) شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جن دوستوں کے پاس ایسی کوئی فوٹو ہوں وہ بغرض اشاعت

محترم شیخ رحمت اللہ صاحب (امیر جماعت کراچی) ایسٹرن سروسز لمیٹڈ بندر روڈ کراچی نمبر ۲

کے پتہ پر بھیج کر عند اللہ ماجور ہوں۔ قابل اشاعت فوٹو شکریہ کے ساتھ شائع کی جائیں گی۔ اور اس بات کی ضمانت دی جاتی ہے کہ فوٹو خراب نہ ہوں گی۔ اور ارسال کنندہ کو فوراً واپس کر دی جائیں گی۔ نوٹ: ارسال کنندہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنا پتہ صاف اور ڈاکخانہ کا نام لکھیں تاکہ رجسٹری کروانے میں آسانی رہے۔

سید محمود احمد پبلسٹی سیکرٹری سوونیئر کمیٹی

ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) مراض اٹھرا کی بے نظیر دوا قیمت مکمل کورس انیس ۱۹ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

بے بی ٹانک

ایک ایسی دوا جس کا بچوں والے ہر گھرانہ میں ہونا ضروری ہے

(۱) بچوں کو کمزور اور لاغر کر دینے والی امراض کے لئے اکسیر ہے (۲) بچوں کے پرانے اسہال (دست) قے۔ دودھ ہضم نہ ہونے اور مٹی اور کوئلہ وغیرہ کھانے کی عادت کا بہترین علاج ہے (۳) یہ دوا بچوں کے سوکھا پن (سایہ) کو دور کر کے کمزور سے کمزور بچوں کو بھی بفضلہ تعالیٰ خوب تندرست و توانا بنا دیتی ہے (۴) اس کے استعمال سے بچے دانت نہایت آسانی سے اور بغیر تکلیف کے نکالتے ہیں (۵) نرم اور کمزور ہڈیوں والے ڈھیلے ڈھالے بچے جو رڑھک رڑھک پڑتے ہوں یا جن کے اعضاء ڈھیلے اور بدوضع ہوں۔ اس ٹانک کے استعمال سے مضبوط اور متناسب الاعضاء ہو جاتے ہیں (۶) یہ دوا رکی ہوئی نشوونما والے کمزور بچوں کی نشوونما کو تیز کر دیتی ہے۔ اس لئے جو بچے دیر سے چلنا اور بولنا سیکھتے ہیں ان کے لئے از حد مفید ہے (۷) جن عورتوں کے پہلے بچے کمزور پیدا ہوئے ہوں ان کو بچے کی پیدائش سے دو تین ماہ پہلے یہ استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ آئندہ بچے تندرست مضبوط اور خوبصورت پیدا ہوں گے۔ قیمت ایک ماہ کورس تین ۳ روپے۔ پندرہ روزہ کورس ایک روپیہ دو آنے۔ آٹھ روزہ کورس ایک روپیہ۔

مینیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

آرام اور سکون کی دولت

اگر کام کاج سے آپ کا دل گھبرا جاتا ہے۔ غور و فکر یا پڑھائی سے دماغ تھک جاتا ہے اور عام اعصابی کمزوری کی شکایت رہتی ہے تو Jagley Pills (جاگلے پلز) کھائیے۔ فوراً طبیعت میں سرور، آنکھوں میں نور اور یکسر تھکان دور ہو جاتی ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے ضائع شدہ طاقت عود کر آتی ہے یہ مقوی دل و دماغ ہے۔ کھانا پوری طرح ہضم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے۔ قبض دور ہو جاتی ہے۔ آزمائش کے لئے دوا کو شروع کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ پھر ایک ماہ بعد اپنی صحت اور وزن کا موازنہ کیجئے نہایت ہی مفید بے ضرر۔ اور کامیاب دوائی ہے (نوٹ: لوکل سیل شفاء میڈیکل ہال گول بازار ربوہ سے) قیمت فی شیشی پچیس ۲۵ گولی ۳/۰ روپے محصولڈاک علاوہ
" " پچاس گولی ۵/۰ روپے " "

دواخانہ دارالامان۔ ربوہ

دارالصدر غربی الف میں ایک نہایت ہی باموقع قابل فروخت قطعہ

دارالصدر غربی الف میں محلہ کی مسجد سے ملحقہ دو کنال کا ایک نہایت ہی باموقع قابل فروخت قطعہ ہے۔ اس کا پانی میٹھا ہے اور یہ شارع صدر پر واقع ہے حلقہ ہذا کی زمین ہموار اور پختہ ہے۔ خواہشمند احباب بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت تصفیہ فرمائیں

م۔ ر معرفت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

فولاد اور جڑی بوٹیوں کا بے ضرر اور بے خطا جانے والا سفوف

نہ کڑوا ― کالی دوا ― نہ جلاب آور

جگر، پتہ اور تلی کی خرابی سے پیدا شدہ تمام امراض۔ مثلاً یرقان۔ ضعف جگر۔ تبخیر (کمی خون) اعصابی کمزوری (خاص کر کے گردن اور بازو کے اعصاب) جوش خون۔ چہرہ کی زردی۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ دائمی قبض۔ بھوک نہ لگنا۔ جھائیاں پیاس کی شدت۔ جگر و تلی کا اس قدر بڑھ جانا جس سے ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر سوجن پڑ جائے وغیرہ وغیرہ کا بفضلہ تعالیٰ سو فیصدی کامیاب علاج ہے۔

قیمت مکمل کورس فی شیشی ۷ تولہ ۳/۰ روپے علاوہ محصولڈاک و پیکنگ

ملنے کا پتہ: دواخانہ رحمت گول بازار ربوہ

دارالرحمت وسطی میں ایک باموقع قابل فروخت قطعہ

دارالرحمت وسطی میں جہاں سے غلہ منڈی بھی نزدیک ہی پڑتی ہے ایک قابل فروخت قطعہ ہے۔ پانی میٹھا ہے۔ خواہشمند احباب بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت تصفیہ فرمائیں۔

اے۔ ایچ معرفت فیاض ٹی سٹال غلہ منڈی۔ ربوہ

مصور ہومیوپیتھی پڑھ کر کامیاب ڈاکٹر بنئے! قیمت ۵/۰ ماہنامہ "مریض" بطور نمونہ مفت طلب کریں۔ ہومیوپیتھ دصوریہ ڈکھاریاں ضلع گجرات

درخواست دعا

میری بچی نائزہ نگہت عمرہ سال ۲ ماہ سے زائد عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہے اور کئی دن سے بیہوشی اور غنودگی کی حالت میں ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمر دراز عطا کرے۔ آمین۔

خواجہ شبیہہ احمد ابن محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم (سابق ایڈیٹر الفضل) از کویت

ہر انسان کے لئے
ایک ضروری پیغام
بزبان اردو
کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایسٹرن پرفیومری کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کے عطریات: سہاگ، حنا، چنبیلی، شام شیراز، گل شبو، تحسین، ہیر آئل، ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں!